بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كلمة الحرمين

حافظ عبدالحمید عامر
(فاضل مدینہ یونیورسٹی)

لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡیَہُوۡدِ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوۡا قُبُوۡرَ اَنۡبِیَآءِ ہِمۡ مَسَاجِدَ

یومِ انہدامِ قبور منانے والوں کی خدمت میں!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا نُوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ" (الانبیاء: ۲۵)

"اور ہم نے آپ سے قبل جو رسول بھی بھیجا، اس کی طرف ہم نے یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میری ہی عبادت کرو!"

اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کا نام توحید ہے، اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنی دعوت وتبلیغ میں توحید ہی کو سرِفہرست رکھا ـــــ اسی توحید کی خاطر انہیں بے پناہ مصائب و تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، حتیٰ کہ بیشتر انبیاء ورسلؑ کو شہید کر دیا گیا۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا نقطۂ آغاز بھی توحید ہی تھا ـــــ آپؐ نے اعلانِ نبوت کے بعد ابتدائی تیرہ سال معبودانِ باطلہ کی تردید، نیز الٰہِ واحد کی عبادت کے اثبات میں صرف کیے اور اس سلسلہ میں آپؐ نے نہ تو کسی لچک یا مداہنت سے کام لیا اور نہ ہی کسی سے کسی قسم کی کوئی مفاہمت فرمائی ـــــ بلکہ مخالفین سے فرمایا کہ اگر تم میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے میں چاند لاکر رکھ دو تو بھی میں اس دعوتِ توحید سے باز نہیں رہ سکتا!

تفسیر ابنِ کثیرؒ میں سورۃ الکافرون کے شانِ نزول میں ہے:

"قریشی مشرکوں نے فرطِ جہالت سے ایک سال کے لیے رحمتِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم)

کو بت پرستی کی دعوت دی تھی اور کہا تھا کہ باری میں ہم بھی ایک سال تک آپؐ کے معبود کی عبادت کریں گے، اس پر یہ سورت اتری:

"قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ○ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ○ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ○ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ○ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ"

"آپؐ فرمادیں، اے کافرو! میں تمہارے معبودوں کی عبادت نہیں کروں گا اور نہ تم میرے معبود کی عبادت کرو گے —— نہ تو میں تمہارے معبودوں کی عبادت کرنے والا ہوں اور نہ ہی تم میرے معبود کی عبادت کرو گے —— تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے"

مسئلہ توحید پر اسی استقامت اور شرک کی بیخ کنی کے جرم میں آپؐ پر سختیوں کی انتہا کر دی گئی، حتیٰ کہ طائف میں آپؐ پر پتھراؤ کر کے آپؐ کو شدید زخمی کر دیا گیا —— ادھر مکہ میں بھی آپؐ پر اور آپؐ کے ساتھیوں پر شدائد و مصائب کے پہاڑ توڑے گئے اور بالآخر آپؐ مکہ چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت پر مجبور ہوئے!

تب یہ امر کس قدر قابلِ افسوس ہے کہ امتِ مسلمہ آج اپنے نبی اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو بڑی حد تک فراموش کر چکی ہے —— بالخصوص برِصغیر پاک و ھند میں توحید و شرک کو باہم خلط ملط کر کے رکھ دیا گیا ہے اور قبر پرستی کی صورت میں توحید سے بیزاری اور شرک سے وابستگی کے نت نئے مظاہر سامنے آرہے ہیں —— ہم دیکھتے ہیں کہ اولاد کے حصول کے لیے قبروں کے طواف کیے جاتے ہیں، پیدائش کے بعد بچوں کے سروں پر لٹیں رکھی جاتی ہیں اور انھیں قبروں کے طواف کرائے جاتے ہیں، —— شادی بیاہ کے موقع پر قبروں پر سلامی دی جاتی اور ان پر چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں —— قبروں کے غسل، ان پر مجاور بن کر بیٹھنا، میلوں ٹھیلوں کا انعقاد، ان پر چادریں چڑھانا اور سجدے کرنا تو معمول بن چکا ہے، بلکہ اب تو بعض قبروں پر حج بھی ہونے لگا ہے —— الغرض پیدائش سے لے کر موت تک قبروں سے متعلقہ ایسی خرافات و بدعات جاری کر دی گئی ہیں، جنھیں دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا یہی اصل اسلام ہے اور اسلام آیا ہی معاذاللہ قبر پرستی کے لیے تھا،

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام تر محنتیں مشقتیں اور ریاضتیں اسی قبر پرستی کے لیے تھیں ——— اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ——— افسوس کہ جبّہ و دستار میں ملبوس پیٹ پرست ملّاؤں نے اسلام کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے اور ان کے سامنے سوائے شرک و بدعت کی ترویج کے اور کوئی مقصد نہ رہ گیا ہے ——— طرفہ یہ کہ ان مذموم حرکتوں کے ساتھ ہی ساتھ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت کے بلند بانگ دعوے بھی رکھتے ہیں، تاہم آپؐ کے ان ارشادات سے انھیں کوئی سروکار ہی نہیں جو قبر پرستی کی مذمت میں وارد ہوئے ہیں ——— آپؐ نے واضح لفظوں میں فرمایا تھا :

"اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وثنا یّعبد، اشتدّ غضب الله علی قوم اتخذوا قبور انبیاءهم مّساجد" (مؤطا امام مالک رح)

"اے اللہ، میری قبر کو وثن نہ بنانا کہ اس کی عبادت ہونے لگے ——— اس قوم پہ اللہ تعالیٰ کا غضب اور قہر نازل ہوا جنھوں نے اپنے انبیاءؑ کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا"

نیز فرمایا :

"الا وانّ من کان قبلکم کانوا یتّخذون من قبور انبیاءهم مّساجد، الا فلا تتّخذوا القبور مساجد فانّی انهاکم عن ذالك"
(صحیح مسلم عن جندب بن عبداللہ رض)

"غور سے سنو! تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاءؑ کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا، خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تمھیں اس سے منع کرتا ہوں"

امّ المؤمنین حضرت امّ سلمہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملکِ حبشہ میں نصاریٰ کے ایک گرجا کا چشم دید حال بیان کیا، جس میں تصویریں معلّق تھیں، تو آپؐ نے فرمایا :

"اولٰئك اذا مات فیهم الرّجل الصّالح او العبد الصّالح بنوا علیٰ قبره مسجدًا وصوّروا فیه تلك الصور اولٰئك شرار الخلق عند الله" (صحیح بخاری عن عائشة رض)

"ان میں اگر کوئی صالح اور دیندار شخص فوت ہو جاتا تو یہ لوگ اس کی قبر کے پاس مسجد بنا لیتے اور پھر اس میں فوت شدہ شخص کی تصویریں لٹکا دیتے ——— اللہ تعالیٰ کے

نزدیک یہ بدترین مخلوق ہیں ۔"

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، زندگی کے آخری لمحات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدّتِ مرض سے اپنی چادر کبھی چہرۂ انور پر ڈال لیتے اور کبھی چہرہ مبارک کھول دیتے ــــ اسی عالم میں آپؐ نے فرمایا :

"لعنة اللّٰه على اليهود والنصارٰى اتّخذوا قبور انبياءهم مساجد، يحذّر ما صنعوا !"

"یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ــــ گویا آپؐ یہود و نصاریٰ کے اس کردار سے اپنی امت کو ڈرا رہے تھے !"

ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"العلماء ورثة الانبياء ۔"

"علماء انبیاءؑ کے وارث ہیں ۔"

یعنی آپؐ کے بعد چوں کہ دوسرا کوئی نبی نہیں آئے گا، لہٰذا اب انبیاء علیہم السلام کے مشن کو جاری رکھنا اس امت کے علماء کی ذمہ داری ہے ــــ لیکن بجائے اس کے کہ علماء یہ فریضہ انجام دیتے ہوئے عوام الناس کو توحید کی دعوت دیتے اور انھیں شرک سے بچانے کی سعی و جہد کرتے، آج ان کی اکثریت شرک کی وکالت اور اہلِ توحید سے مخاصمت کی راہ اختیار کر چکی ہے ــــ حتیٰ کہ نجد و حجاز میں جب عظیم مصلح شیخ محمدؒ بن عبدالوھاب نے آلِ سعود کے تعاون سے شرک و بدعت کو ختم کر کے وہاں پر دینِ اسلام کو اپنی حقیقی شکل میں نافذ کرنے کا پروگرام بنایا تو ان تمام پختہ قبروں اور قبوں کو مسمار کر دیا جن پر جاہل عوام غیر شرعی حرکات اور مشرکانہ افعال و اعمال کے مرتکب ہونے لگے تھے ــــ اس پر شرک و بدعت کے رسیا علماء سوء نے سلطان عبدالعزیز کے خلاف طوفان کھڑا کر دیا کہ انھوں نے کئی مسجدیں مسمار کر دی ہیں اور قبروں کی بے حرمتی کی ہے ــــ جواباً سلطان نے اصل صورتِ حال کی وضاحت فرمائی اور چیلنج کیا کہ :

"اگر دنیا کے محققین علماء یہ فیصلہ کر دیں کہ دوبارہ ان مآثر کا تعمیر کرنا ضروری

ہے تو میں انھیں سونے چاندی سے تعمیر کرانے کے لیے تیار ہوں۔"

یہ لوگ اس چیلنج کو تو قبول نہ کر سکے، البتہ سعودی حکمرانوں کے خلاف ان کا یہ زہریلا پروپیگنڈہ مسلسل جاری ہے — چنانچہ آج بھی وہ "یومِ انہدامِ قبور" منا کر یہ مطالبات کر رہے ہیں کہ جنت البقیع کی پہلی حالت بحال کی جائے اور مکہ مدینہ کھلے شہر قرار دیے جائیں وغیرہ، وغیرہ! — ہم ان سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ سلطان عبدالعزیزؒ کا مذکورہ چیلنج آج بھی ان کے لیے چیلنج ہی ہے — اگر وہ قرآنِ مجید کی کوئی ایک آیت یا کوئی ایک فرمانِ نبویؐ ہی قبروں کو پختہ بنانے، ان پر عمارتیں تعمیر کرنے، مجاور بن کر بیٹھنے، چراغ جلانے، چادریں چڑھانے، انھیں عرقِ گلاب سے غسل دینے، ان پر جھاڑو پھیرنے، چڑھاوے چڑھانے، سلامیاں دینے، میلے لگانے اور عرس رچانے کے حق میں پیش کر دیں تو ان کے مطالبات کو معقول تسلیم کیا جا سکتا اور ان کے "یومِ انہدامِ قبور" منانے کی وجہ سمجھ میں آتی ہے — ورنہ انھیں سوچنا چاہیے کہ ان حرکات سے وہ دینِ اسلام کی کونسی خدمت سرانجام دے رہے ہیں اور کتاب وسنت کی صریح مخالفت کر کے وہ کل کو روزِ محشر رب تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے؟ — کیا انھیں معلوم نہیں کہ پہلی امتیں اسی شرک کی پاداش میں صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹا ڈالی گئیں، اور ان کا کوئی بھی پرسانِ حال نہ ہوا؟ — ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ" (الروم: ۴۲)

"آپؐ فرما دیجیے، ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جو لوگ (تم سے) پہلے ہو گزرے ہیں اور جن کی اکثریت مشرک تھی، ان کا انجام کیسا ہوا؟"

نیز فرمایا:

"وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ" (ھود: ۱۰۱)

"اور ہم نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا، بلکہ انھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا، غرض جب آپؐ کے رب کا حکم آپہنچا تو جن (معبودانِ باطلہ) کو وہ اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے،

ان کے کچھ بھی کام نہ آسکے اور انھیں تباہی میں زیادہ کرنے کے سوا وہ ان کے حق میں اور کچھ بھی نہ کر سکے !"

پس ان لوگوں سے ہماری یہ مخلصانہ، دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ امت کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دے کر اپنی عاقبت کی خیر منائیں، نہ کہ اپنی گمراہی کے بوجھ کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کے بوجھ بھی اپنے سر لینے کی کوشش کریں، جن کو جہالت کی بناء پر وہ گمراہ کرنا چاہ رہے ہیں —— خبردار! یہ بوجھ تو بہت ہی برا ہے :

"لِيَحْمِلُوٓا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ" (النحل : ۲۵)

—— وَمَا عَلَيْنَآ إِلَّا الْبَلَاغ !

معزز قارئین کی خدمت میں بار بار گزارش کی جا چکی ہے کہ :-

- خط وکتابت اور ترسیلِ زر روانہ کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں —— اس کے بغیر تعمیل ڈاک میں سخت دقت پیش آتی ہے ۔
- نئے ممبر بننے کی صورت میں وضاحت فرما دیں —— آپ کی معمولی سی توجہ، تضیع وقت کے علاوہ کارکنانِ ادارہ کو غیر ضروری محنت سے بچا سکتی ہے ——
- جن احباب کے ذمہ سالانہ زرِ تعاون واجب الادا ہے، برائے مہربانی اپنے واجبات جلد روانہ فرمائیں —— شکریہ!

(مینجر)